انه یعلم الجهر وما یخفی

الحمد للہ کہ در تائید ردّ السکّین مؤلفہ جناب مولانا محمد ظہیر احسن محدث نیموی

تردید السیف
الیٰ
راس اہل الحیف

مؤلفہ جامع الفضائل جناب سید ابو البقا محمد یوسف صاحب بسمل عظیم آبادی

باہتمام خاکسار محمد عبد القادر

در احسن المطابع واقع پٹنہ طبع گردید

گیا ہے ۔ بنارسی صاحب جنکے انوکھے اعتراضات قابل نمایش گاہ ہوا کرتے ہین یون معترض ہوئے
کہ قران مین یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہے ۔ سلام کو جو ترک کیا تو
خلاف قران کیا ۔ حضرت شوق نے رد السکین مین لکھا کہ اور علما کو جانے دیجئے خود آپ کے اُستاد
جناب میان صاحب دہلوی معیار الحق مین لکھتے ہین ونصلی علی نبیك الخ دیکھئے یہان صرف
نصلی ہے نسلم نہین ہے تو کیا مولف معیار الحق نے بھی خلاف قرآن مجید و فرقان حمید کیا ہے
جب بنارسی صاحب نے دیکھا کہ بیڈ ہب بڑی شرم وحیا بالاے طاق رکھکر بات یون بنائی کہ جناب
میان صاحب دونون کے عامل ہین ایک کو اونھون نے زبان مبارک سے ادا کیا یعنی سلام کو
اور صلوۃ کے لکھنے پر اکتفا فرمایا " اہو بہو حضرات ناظرین ذرا اس جواب کی داد دین اور ضرور داد دین
ہمین تو ایسے مہمل اعتراض اور رزٹل تاویل کا جواب لکھتے ہوے عار آتی ہے ۔ اور سب سے زیادہ تعجب ہے کہ
خود معترض صاحب رسالہ کشف الستور وغیرہ مین حامدًا ومصلیا علی النبی الکریم لکھ چکے ہین
اور پھر بھی دوسرون پر اعتراض کرتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ دوسرا جواب یون دیا گیا
ہے کہ خود انحضرت نے اللھم صل علی محمد نماز مین پڑھنے کو تعلیم فرمایا ہے کیا یہ درود شریف بھی
مخالف قران پاک ہے معترض صاحب اسکا جواب یون دیتے ہین کہ کیا التحیات مین سلام حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پر نماز مین نہین پڑھا جاتا الخ جناب والا آپ وجہ استدلال تو سمجھے نہین اور آئین بائین
شائین اوڑانے لگے مطلب یہ ہے کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صلوۃ تعلیم کی اور زبان
مبارک سے ادا فرمائی اوسوقت تو آپ نے ترک سلام کیا ۔ اور صرف صلوۃ پر اکتفا فرمائی ۔ یا جو
شخص خارج نماز صرف یہ درود پڑھیگا وہ تو مخالف قرآن ٹھہریگا ۔ ہان جناب آپ نے مؤلف معیار کے
کلام کی تو یون تاویل فرمائی کہ سلام کو زبان مبارک سے ادا کیا ۔ اب ذرا یہ ارشاد ہو کہ جب آپ کے
نزدیک صلوۃ بغیر سلام اور سلام بغیر صلوۃ درست نہین تو صحابہ رضٰ وقت ملاقات آنحضرت صلعم کو سلام
کس طرح کیا کرتے تھے ۔ اناپ شناپ کچھ جواب دیدینا چاہئے یہی کہدیجئے کہ جی ہان صلوۃ بھی
کہہ لیا کرتے تھے ۔ آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت ۔

حدیث حمیدی

حدثنا سفیان بن عیینۃ نا سعید المقبری عن ابی ھریرۃ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین رفع صوتہ وقال امین حتی یسمع
من یلیہ من الصف الاول معترض صاحب نے اس حدیث پر یون خامہ فرسائی کی ہے

له حضرت مولف جناب مولوی خدابخش خانصاحب بہادر چیف جسٹس حیدرآباد کے بھتیجے ہین جنکا کتبخانہ مشہور و معروف ہے ۱۲ ابو الحسن عظیم آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد امیدوار مغفرت پروردگار ہادی سید ابو البقا سلمہ
محمد یوسف عظیم آبادی ولد جامع الحسنات مجمع البرکات سخنور بعدیل فاضل نبیل جناب حکیم
مولوی محمد اسمعیل صاحب دام فیضہ حضرات ناظرین باتمکین کی خدمت مین
عرض کرتا ہے کہ جب علامۂ زمن محدث کامل الفن جناب مولانا محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی
نے رسالہ حبل المتین فی الاخفاء بآمین کی تائید مین رسالہ ردّ السکین لکھکر شائع کیا اور جناب مولوی
محمد سعید صاحب بنارسی مولف السکین کے بہتانات و اغلاط کی قلعی کھولدی تو جناب بنارسی نے
جاہلون مین نام کرنے کو بعض باتون کا اوٹ پٹانگ جواب موسوم بہ سیف الموحدین علے عنق راد السکین
چھپواکر شائع کیا۔ حضرات ناظرین رسالے کے نام ہی سے حضرت کی تہذیب کا اندازہ کرسکتے ہین مگر اسکی شکایت
ہی بیکار ہے جو شخص اپنے مذہب کے علما کی شان مین سخت کلامی کرچکا ہو وہ علماء احناف کے حق مین جو کچھ
نہ کہے وہی تعجب ہے اب اگر ادھر سے بھی کوئی شوخ کلمہ سرزد ہو تو قابل عفو ہے کردۂ خویش آید پیش۔
بہرکیف بقول سعدی ع جواب جاہلان باشد خموشی۔ سکوت ہی مناسب تھا مگر اس خیال سے کہ عوام دھوکے
مین نہ پڑین اور جہلا انکے دام تزویر مین نہ آجائین قلم اوٹھا کر اپنا جوہر دکھاتا ہون اور آپ کی
سیف کو رد کرکے آپ ہی پر چلادیتا ہون اور اس رسالے کا نام تردید السیف الی راس اہل الحیف ۱۲ ہجری رستم
رکھتا ہون وما توفیقی الا باللہ۔

بحث صلوۃ وسلام

حبل المتین مین آنحضرت صلعم کے لئے صلوۃ اور آپ کے آل رض و اصحاب رض وغیرہم کے لئے سلام اختیار کیا

نہ راوی یزید کی تعئین کی مجکو کچھ ضرورت نہین ۔ سبحان اللہ آپ ضعیف ہونے کا دعوی بھی
کرین اور پھر یہ ارشاد فرمائین کہ مجکو کچھ ضرورت نہین ۔ بہتر آپ مجھسے سُنئے کہ یہ یزید بن زریع
ہین خود ابوداؤد کی اکثر روایات مین تصریح موجود ہے چنانچہ باب فی کراھیۃ البزاق فی
المسجد مین یہ روایت موجود ہے حدثنا مسدد ثنا یزید بن زریع عن سعید الجریری
عن ابی العلاء الخ اب ہم ایسی روایت پیش کرتے ہین کہ ابوداؤد کی اوس روایت کے کل راوی
موجود ہین ۔ امام بخاری نے جزء رفع الیدین مین روایت کی ہے حدثنی مسدد قال ثنا
یزید بن زریع عن سعید عن قتادۃ عن الحسن الخ تذکرۃ الحفاظ مین ہے مسدد بن مسرھد
د ت س الحافظ الحجۃ ابو الحسن الاسدی البصری سمع جویریۃ بن اسماء وحماد
بن یزید و یزید بن زریع وطبقتھم کہئے اب معلوم ہو گیا کہ نہین کہ مسدد کے شیخ یزید بن
زریع ہین ۔ افسوس کا مقام ہے کہ ایک دریدہ دہن جسکو علم سے کچھ مس نہو بے سمجھے بوجھے اتنے بڑے
جلیل القدر محدث کو جسکے حق مین ثقۃ ثبت لکھا ہو ۔ ضعیف ہونے کا عیب لگا ئے ۔ ہمین
زیادہ تر تعجب اس سے ہے کہ آپ ایک اشتہار مین حبل المتین کی نسبت لکھتے ہین کہ خاکسار نے
نہایت بسط کے ساتھ اس رسالے کا جواب لکھکر جناب میان صاحب کو سنایا جناب میان صاحب
نے اس رسالے کو بہت پسند فرمایا ، افسوس جس رسالے مین ایسی ایسی جاہلانہ مہمل باتین ہون اوسکو
آپ کے جناب میان صاحب سنکر پسند فرمائین حق یہ ہے کہ آپ بھی بدنام ہوئے اور آپنے جناب
میان صاحب کو بھی بدنام کیا ۔ ابھی کیا ہوا ہے دیکھئے آیندہ کیسی دھجیان اوڑائی جاتی ہین ۔
رہا آپ کا یہ قول کہ ابوداؤد کی یہ روایت شاذ مردود ہے دوسرا سکتہ بعد فراغ کل قرأۃ تھا نہ بعد
ولا الضالین ۔ یہ قتادہ کا وہم ہے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ روایت نہ شاذ ہے نہ مردود ہان
آپکا قول البتہ مردود ہے ۔ کل روایات کی تطبیق مجھسے سنئے جس روایت مین اذا فرغ من
القرأۃ ہے قرأت سے مراد قرأت فاتحہ ہے اور جہان سکتۃ عند الرکوع ہے وہان سکتہ ثالثہ
مراد ہے کل روایات کے ملانے سے تین سکتے نکلتے ہین اور قتادہ کی روایت شاذ کیونکر ہو سکتی ہے
باسناد صحیح انکے متابع یونس بن عبید موجود ہین سنن دارقطنی مین ہے حدثنا ابو حامد
الی قولہ عن یونس بن عبید عن الحسن قال قال سمرۃ بن جندب حفظت سکتتین
عن رسول اللہ فی الصلوۃ وقال الحسن بن سعید قال سمرۃ حفظت عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سکتتین فی الصلوۃ سکتۃ اذا کبر الامام حتی یقرأ وسکتۃ

کہ سفیان بن عیینہ نے مقبری سے کچھ اخذ نہین کیا ہے کیونکہ علامہ ذہبی نے میزان مین لکھا ہے
قلت ما احسب ان احدًا اخذ عنہ فی الاختلاط فان ابن عیینۃ اتاہ فرای لعابہ
یسیل فلم یحمل عنہ رد السکین مین نہایت عمدگی سے اسکا جواب دیا گیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے
کہ اس عبارت سے بعد الاختلاط عدم اخذ سفیان ثابت ہوتا ہے نہ قبل اختلاط۔ معترض صاحب
نے چالاکی سے رد السکین کی پوری تقریر نقل نہین کی اور سوال گڑہ کے بعض علما کے پاس
بھیجدیا جسکی سمجھ مین جو آیا جواب لکھا۔ آپ نے وہی تحریر مین جنھین تعداد نے کیا کیا کتر بیونت
کی ہے پیش کی ہین مگر اتنا نہ سمجھے کہ بعض علما کا یہ جواب کہ عبارت اس سے ساکت ہے کہ
پہلے روایت کی ہو یا نکی ہو،، آپ کے دعوے کے خلاف ہے کیونکہ آپ نے علامہ ذہبی کی وہی
عبارت عدم اخذ کی دلیل ٹھہرائی ہے رہی یہ بات کہ سفیان بوقت وفات سعید ۱۳ یا ۱۲ یا ۱۸ برس
کے تھے اور سعید چار برس قبل وفات مختلط ہو چکے تھے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بھی سفیان[لہ] کا
سن کچھ کم نہین محدثین نے تو چار پانچ برس والے کا سماع معتبر رکھا ہے چنانچہ علامہ بن حجر
مکی نے خیرات الحسان مین لکھا ہے والصواب الذی علیہ جمہور المحدثین واستقر
علیہ العمل ان الصغیر اذا میز صح سماعہ وان کان خمس سنین او اقل۔ اب
معترض صاحب یہ فرمائین کہ اگر ہم اونھین کے ہم مذہب علما کی یہ تحریر دکھائین کہ ذہبی کی اوس
عبارت سے عدم اخذ ثابت نہین تو اپنی غلطی کا اقرار کرینگے یا نہین۔ کیا ظلم کی بات ہے کہ روایت
مذکورہ مین تحدیث کی تصریح موجود ہے آپ اصل کتاب کی طرف مراجعت تو کرتے نہین اور خواہ مخواہ
شاخین نکال رہے ہین۔

حدیث سکتتین

ابوداؤد مین ہے حدثنا مسدد نا یزید ثنا سعید نا قتادۃ عن الحسن ان سمرۃ بن
جندب و عمران بن حصین تذاکرا فحدث سمرۃ بن جندب انہ حفظ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سکتتین سکتۃ اذا کبر و سکتۃ اذا فرغ من قراءۃ غیر المغضوب
علیھم ولا الضالین فحفظ سمرۃ وانکر علیہ عمران بن حصین الخ اس حدیث پر معترض
نے عجیب مہمل اعتراضات کئے تھے جنکا جواب رد السکین مین موجود ہے اونھین سے ایک اعتراض
یہ ہے کہ یزید راوی ضعیف ہین آپ سے رد السکین مین پوچھا گیا کہ اس نام کے بہتیرے
رواۃ ہین آپ کس یزید کو سمجھے ہین حضرت معترض کو اتنی تمیز کہان کہ کون یزید ہین یہ کہہ گئے کہ ملا ما

[لہ] انکی نسبت علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکھا ہے طلب العلم فی صغرہ یعنی اونھون نے لڑکپن ہی مین طلب علم کی تھی ۱۲ منہ

تصریحات اکابر پیش کیجیے کہ اونکی کنیت ابوسعید تھی اور یون اگر کہین ابوسعد کے عوض ابوسعید چھپ گیا ہے تو
اس سے کیا ہوتا ہے سہو کاتب سے ابوسعد سے ابوسعید ہو جانا کچھ جای تعجب نہین ۔ جب آپ سے ان دو باتون
مین سے کوئی بات نہوگی اوسوقت ہم اوس اثر کے کل رُوات کی توثیق ثابت کردینگے ۔ اور ابوبکر بن عیاش
کی نسبت جب علامہ ذہبی نے اپنا قول وھو صالح الحدیث لکھدیا ہے تو اونکی روایت حسن کے درجے سے
ہرگز کم نہین ہوسکتی ۔ آپ یہ باتین کیا جانین اپنے جناب میان صاحب سے دریافت فرما لیجیے کہ وہ کیا فرماتے
ہین ۔ اور حافظ زیلعی وغیرہ کا نصف اثر نقل کرنا اسپر کیونکر دال ہوسکتا ہے کہ بقیہ عبارت اصل کتاب مین
نہین ۔ برابر علما کا دستور چلا آتا ہے کہ بقدر ضرورت عبارت حدیث نقل کردیا کرتے ہین چنانچہ مشکوۃ ہی کو
دیکھ جایئے کہ کتنی حدیثین باختصار اوسمین درج ہین افسوس کہ حضرت شوق نے قلمی نسخون کے علاوہ علامہ
سیوطی کی جمع الجوامع سے بھی ثابت کردیا کہ طحاویمین ولا بالتعوذ ولا بامین کا ٹکڑا ضرور ہے اور آپ ایک نسخہ
بھی دکھا نہین سکتے جسمین یہ جملہ نہو پھر بھی مرغی کی ایک ٹانگ وہی اگلی ہانک لگاتے چلے جاتے ہین ۔

بحث قولوا

حبل المتین مین لکھا گیا ہے کہ قولوا جہر پر ہرگز دال نہین ورنہ چاہیئے کہ درود کو بھی زور سے پڑھا کرین
کیونکہ حدیث مین قولوا اللھم صل علی محمد آگیا ہے ۔ اسکا جواب معترض صاحب نے سکین مین یون
دیا کہ درود تابع التحیات ہے اور التحیات کا آہستہ پڑھنا ثابت ہے لہذا درود بھی آہستہ پڑھا جاتا ہے ۔ پھر
اسکے بعد آپنے آنحضرتؐ کی آہستہ درود پڑھنے کا دعوی کیا اسپر رد السکین مین لکھا گیا کہ کسی حدیث سے
آنحضرتؐ کا آہستہ درود پڑھنا ثابت نہین آپ کیا اگر آپ کے جمیع ہم مشرب ملکے چاہین کہ حدیث سے درود
آہستہ پڑھنا ثابت کرین تو مشکل ہے ۔ معترض صاحب اسکے جواب مین ارشاد فرماتے ہین کہ درود آہستہ
پڑھنے کو بڑی زور شور سے السکین کے صـ۹ مین ثابت کیا گیا ہے ۔ واہ جناب آپ نے خوب ہی ثابت فرمایا ع
چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد ۔ صلوۃ کا تابع التحیات ہونا اوسکی کیفیت یہ ہے کہ جناب نواب صاحب مرحوم
بدور الاہلہ مین لکھتے ہین کہ احادیث مصرح اند بمحل تشہد و بانکہ تشہد کجا ہیتوان گفت و در احادیث واردہ
بتعلیم کیفیت صلوۃ ذکر انقیاعش در تشہد نیست غرضکہ آپ حضرات کے نزدیک محل درود متعین ہی نہین پھر
تبعیت یعنی چہ ۔ بہرکیف آپ حدیث سے اخفاء درود شریف ثابت نکر سکے اور قیامت تک انشاء اللہ ثابت
نکر سکین گے ۔ اب جمیع حضرات غیر مقلدین کو پکار کر کہدیا جاتا ہے کہ یا تو اسکے قائل ہو جائین کہ قولوا بحالت
اطلاق جہر پر دال نہین امام بخاری کا استدلال غلط ہے یا بجواب حدیث قولوا اللھم صل علی محمد الخ درود کے جہر
بھی قائل ہو جائین ۔ ابھی کیا ہوا ہے اس چھیڑ چھاڑ نے دیکھئے کیا کیا ان حضرات کی قلعی کھلتی ہے اور کیسی کیسی فاش غلطیان ثابت ہوتی ہین

اذا فرغ من قراۃ فاتحۃ الکتاب الخ اب وجہ نذاکرہ مجھسے سنیے کہ سمرہ نمازمین تکبیر افتتاح
اور ولا الضالین کے بعد سکتے کیا کرتے تھے لوگ انپر معترض ہوئے اونھون فعل نبوی کا حوالہ دیا مگر
عمران وغیرہ نے انکار کیا آخر یہ جھگڑا اُبی بن کعب کے یہان پیش کیا گیا۔ ابی بن کعب نے سمرہ کی
موافقت کی چنانچہ مسند امام احمد مین ہے حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا هشیم
ثنا منصور ویونس عن الحسن عن سمرۃ بن جندب انہ کان اذا بہم سکت سکتتین
اذا افتتح الصلوۃ واذا قال ولا الضالین سکت ایضاً ھنیۃ فانکروا ذلک علیہ فکتب
الی ابی بن کعب فکتب الیھم ابی ان الامر کما صنع سمرۃ یہ اثر دارقطنی مین بھی مروی ہے
اس سے صاف ثابت ہوگیا کہ ولا الضالین کے بعد کا سکتہ بہت صحیح ہے۔ حضرت یہ معرکہ علم و استعداد
ہے بے پر کی اوڑانے سے کچھ کام نہین چلتا۔

بحث سکوت ابی داؤد

حبل المتین مین لکھا گیا ہے کہ ابو داؤد جس حدیث پر سکوت کرتے ہین وہ اونکے نزدیک صحیح ہوتی
ہے۔ صاحب سکین کو ان باتون کی کیا خبر یون خامہ فرسا ہوئے کہ یہ ابو داؤد پر افترا ہے" اسکے جواب
مین خود ابو داؤد کا قول دیکھا یا گیا معترض صاحب نے جسکی تاویل کردی اب ہم ایسی عبارتین پیش کرتے
ہین کہ حضرت بغلین جھانکنے لگین گے۔ نصب الرایہ مین حافظ زیلعی نے لکھا ہے وقول صاحب
الکتاب وما رواہ الشافعی ضعفہ ابو داؤد ھذا غیر صحیح فان ابا داؤد روی حدیث
القلتین وسکت عنہ فہو صحیح عندہ علی عادتہ فی ذلک معترض صاحب سے ایسی
باتونکا انکار جائے تعجب نہین مگر تعجب اون علما سے ہے جنھون نے آپ کے رسالہ سکین کو قبل طبع
دیکھا یا سنا پھر بھی ایسی رٹل باتین رہنے دین۔ یا تو اونھین خود خبر نہ تھی یا دیدہ و دانستہ
مہمل اعتراضات کے روادار ہوئے۔ حق یہ ہے ع این خانہ تمام آفتاب است۔

اثر طحاوی

معانی الاثار طحاوی کے اثر کے متعلق ضروری ابحاث رد السکین مین موجود ہین۔ رہی یہ بات کہ سعید
ابن مرزبان کی کنیت ابو سعید بھی تھی معترض صاحب کا یہ قول ہرگز قابل التفات نہین عام کتب رجال
مین انکی کنیت ابو سعد کے طبقہ مین ہونا نہ ابو سعید کے طبقہ مین صاف اس امر پر دال ہے کہ اونکی کنیت
ابو سعید نہ تھی اگر ہوتی تو یقال ابو سعید بھی لوگون نے لکھ دیا ہوتا چنانچہ ابو سعد ازدی کی نسبت لوگون
نے ویقال ابو سعید لکھ دیا ہے۔ معترض صاحب یا تو اونکی کنیت ابو سعید کے طبقہ مین دکھایئے یا

ابحاث متفرقہ

معترض صاحب جب کچھہ جواب بن نہین پڑتا تو ناسخ کی تحریف کاتب کا سہو بتانے لگتے ہین جبل المتین کے صفحہ ۸ مین ابن خزیمہ کی جو روایت نقل کیگئی ہے اوسکی نسبت حضرت شوق نے یہ تحریر فرمایا کہ ابن خزیمہ مین یہ حدیث نہین ہے بلکہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے۔ جب یہ دیکھا گیا کہ حافظ منذری کی ترغیب مین ابن خزیمہ کا حوالہ موجود ہے اوسکی جواب مین آپ یون گل افشانی فرماتے ہین کہ ترغیب مطبوعہ مین جو یہ روایت ابن خزیمہ سے نقل کی گئی ہے ہوسکتا ہے کہ کسی ناسخ کو وہم ہوگیا ہو ابن مردویہ کا ابن خزیمہ بنا دیا ہو" واہ جی ہوسکتا کی ایک ہی کہی ترغیب مین بعد نقل روایت یہ عبارت موجود ہے رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ اگر اصل مین ابن مردویہ ہوتا تو فی تفسیرہ ہوتا نہ فی صحیحہ بندہ خدا ابن مردویہ کی صحیح کہان سے آئی یون کیون نہین سمجھتے کہ یہ حدیث ابن خزیمہ نے بھی روایت کی ہے اور باختلاف الفاظ وتغائر کلمات ابن مردویہ نے بھی آپ خواہ مخواہ وہم ناسخ کو کیون دخل دے رہے ہین۔ امام طحاوی کی شیخ سلیمان بن شعیب کیسانی کی نسبت آپنے جو احتمالات فاسدہ نکالے ہین وہ بجز مضحکہ طفلان کچھہ اور نہین ناظرین ردّ السکین آپ کی بددیانتی خوب سمجھگئے۔ تمت

نتیجۂ فکر سخنور کامل جناب سید شاہ حکیم محمد محفوظ الحق صاحب اصل عظیم آبادی شاگرد حضرت شوق نیموی دام فیضہم

شد جو واصل ردّ سیف الملحدین	تا فت حسن آبروی دین حق	گشت سال شرح ان شمشیر بد	ردّ شمشیر عدوی دین حق ۱۲ ۱۳ ہجری

اشتہار

بالفعل آثار السنن نام ایک کتاب حدیث شریف مین قابل درس بطور مشکوۃ مختلف کتب احادیث سے انتخاب کرکے تنقید اسانید کے ساتھہ مع التعلیق الحسن علی آثار السنن مین لکھہ رہا ہون جو حنفیہ کے لئے نہایت بکار آمد ہے۔ بفضلہ کتاب الطہارۃ تمام ہوچکی کتاب الصلوۃ کے بھی اکثر ابواب لکھے جاچکے۔ میرا قصد ہے کہ ہندوستان کے نامی کتب خانون کے علاوہ مصر وروم و حجاز کی قلمی کتابون سے بھی اسمین مدد لیجائے۔ اور پورے طور پر تکمیل کرکے چھپوائی جائے۔ امید کہ جن صاحب کے پاس حدیث شریف کی کوئی نایاب قلمی کتاب ہو اوسسے مطلع فرمائین اگر مجھے ضرورت ہوگی خود پہونچکر اوس سے مستفید ہونگا۔

المشتہر

خادم حدیث نبوی محمد ظہیر احسن شوق نیموی۔ از شہر پٹنہ۔ شاہ کی ملی